قال اللّٰہ تعالیٰ من یھدا للّٰہ فھوالمھتدی ۔جز۹۔رکوع ۱۲

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ جس کو ہدایت دے وہی ہدایت پائے۔

خصائص امام مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مولفہ

حضرت بندگی میاں عبدالملک سجاوندی عالم باللہؒ

خلیفہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ

شائع کردہ

ادارۃ العلم مہدویہ اسلامک لائبریری

16-4-19 مرکزی انجمن مہدویہ بلڈنگ ۔ چنچل گوڑہ حیدرآباد

برائے ایصال ثواب

محترمہ نورجہاں صاحبہ زوجہ حضرت سید قاسم بخاری صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خصائص امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

فان قلت المهدیؑ افضل ام ابو بكر و عمر رضی الله عنهماقلناهو افضل منهما كماروی عن محمد ابن سيرين انه قال اذاقيل له المهدیؑ خير ام ابو بكر و عمر رضی الله عنهما قال هو خير منهما و ايضا قال قدكان يفضل علی الانبيا ء عليهم السلام ويعدل النبی۔ اخرجها الحافظ ابو عبدالله نعيم بن حماد فی كتاب الفتن و عن عوف ابن منبه قال كنا نتحدث انه يكون فی هذه الامة خليفة لا يفضل عليه ابو بكر و عمر رضی الله عنهما اخرجه الامام ابو عمر و الدانی فی سننه۔ فانٓ قلت بای دليل يكون المهدیؑ افضل من ابی بكر و عمرؓ وقد ا جتمعت

الا مة علیٰ انه افضل من جميع العالم بعد النبيين للحديث المشهور و الله ما طلعت الشمس ولا غربت علیٰ احد بعد النبيين افضل من ابی بكر قلنآ نعم انه افضل للحديث المذكور و اجماع الامة لكن علیٰ عالم زمانه لا علی 'جميع الازمنة و هذا المعنی ظاهر فی لفظ ما طلعت فی الحديث لان لفظ ما طلعت ماضٍ لا يرادمنه ز مان الاستقبال و زمان مجی المهدیؑ فی وسط الامة و وسط الامة ماكان فی وقت ابی بكر رضی الله عنه هو زمان الاستقبال فلايد خل المهدیؑ تحت هذا الحديث و لا ير جع فضل ابی بكرؓ علی المهدیؑ ويويد ه ماقال الله تعالیٰ فی محكم كتابه" ان الله اصطفٰی ادم و نوحاو ال ابراهيم و ا ل عمران علی العالمين" (آل عمران ۳۳) ای علیٰ عالم زمانهم لا علیٰ جميع العالم الی يوم القيامة لا نك اذا اردت من العالمين جميع العالم الیٰ يوم القيامة فقد رجحت فضل الٰ عمران علی نبينا محمد عليه السلام و ذٰلك غير جائز۔ فعلم بهٰذا المراد من العالمين عالم زمانه لا جميع الازمنة و يويده ايضا قوله تعالیٰ" اذقالت الملئكة يا

اگر آپ کہیں کہ امام مہدیؑ افضل ہیں یا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما افضل ہیں تو ہم کہیں گے کہ مہدیؑ ان دونوں سے افضل ہیں چنانچہ محمد ابن سیرین سے روایت ہے انھوں نے کہا جب ان سے پوچھا گیا کہ مہدیؑ بڑھ کر ہیں یا ابو بکر وعمر رضی اللہ عنھما تو کہا کہ مہدیؑ ان دونوں سے بڑھکر ہیں نیز انھوں نے کہا کہ (دور صحابہؓ میں) مہدیؑ کو انبیاء سابقین پر فضل دیا جاتا تھا اور مہدیؑ کا نبیؑ کے برابر ہونا بیان کیا جاتا تھا۔ اس روایت کو حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں سند سے بیان کیا ہے۔ اور عوف ابن منبہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم آپس میں یہ کہا کرتے تھے کہ اس امت میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی اس سے بڑھ کر نہ ہونگے اس روایت کو امام ابوعمر ودانی نے اپنی سنن میں سند سے بیان کیا ہے۔ پس اگر آپ کہیں کہ کس دلیل سے مہدیؑ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے افضل ہوں گے حالانکہ امت کی اجماع اس بات پر ہے کہ ابوبکرؓ انبیاء کے بعد تمام اہل عالم سے افضل ہیں اسکی دلیل یہ مشہور حدیث ہے کہ اللہ کی قسم آفتاب نہ طلوع ہوا ہے اور نہ غروب ہوا ہے انبیاء کے بعد کسی ایسے شخص پر جو ابوبکرؓ سے افضل ہے تو ہم کہیں گے ہاں بے شک حدیث مذکور اور اجماع امت کی رو سے ابوبکرؓ افضل ہیں لیکن ان کا فضل ان کے زمانہ کے اہل عالم پر ہے نہ کہ تمام زمانوں کے اہل علم پر اور یہی معنی حدیث مذکور میں لفظ ماطلعت سے ظاہر ہیں کیونکہ لفظ ماطلعت ماضی ہے اس سے زمانہ مستقبل مراد نہیں ہوسکتا اور مہدیؑ کے آنے کا زمانہ وسط امت میں ہے اور وسط امت ابوبکرؓ کے وقت میں نہ تھا مہدیؑ کا زمانہ زمانہ مستقبل ہے پس مہدیؑ اس حدیث کے تحت نہ آئیں گے اور ابوبکرؓ کا فضل مہدیؑ پر لازم نہ آئیگا اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ہوتی ہے جو اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے کہ بیشک اللہ نے آدم۔ نوح۔ آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالمین پر برگزیدہ کیا ہے یعنے ان کے زمانہ کے تمام اہل عالم پر برگزیدہ کیا ہے نہ کہ قیامت کے دن تک تمام زمانوں کے اہل عالم پر کیونکہ جب آپ عالمین سے قیامت تک ہونے والے تمام اہل عالم مراد لیں گے تو یہ ثابت ہوگا کہ آپ نے آل عمران کا فضل ہمارے نبی محمدؐ پر بھی لازم گردانا اور یہ بات ناجائز ہے پس اسی سے معلوم ہوا کہ عالمین سے مراد ان کے زمانے کے اہل عالم ہیں نا کہ تمام زمانوں کے لوگ نیز اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے قول سے ہوتی ہے۔ جب کہا ملائکہ نے اے مریم بیشک اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا اور

مـريـم ان الـلـه اصطفاك و طهرك و اصطفاك علىٰ نساء العالمين"(آل عمران ٤٢)
ثـم ان كان المراد من نساء العالمين نساء جميع عالمى زمـانها على طريق المجاز فهو المقصود وان كان المراد من نساء جميع العالمين من زما نها
الـى قيام الساعة على الحقيقة فلا يجوز لان بعض نساء خـاتـم الـنبـى عـليـه السـلام فـاضلات كخديجةؓ بنت خـويـلـد و عـائشـةؓ بنت الصديق و فاطمةؓ بنت محمدؐ كلهن فاضلات عليها لاشك فى فضلهن فعلم ان المراد من جميع العالم عالمى زمانها لاجميع الا زمنة
كـذاههنا افا فهم ثم اعلم ان فى الاحاديث التى وردت مـن الـنبـىؑ فى حق المهدىؑ خصائص كثيرته لم يوجد واحـد مـنهـافى ابى بكر و عمر و غير هما من الصحابة رضـوان الـلـه عليهم اجمعين و بهذا يظهر انه افضل من ابى بكر رضى الله عنه۔

احد ھا۔ انه امام خاص يدعوا لخلق با مرالله بلا واسـطة و بـالـحـجة الـقـاطـعة التـى يـر يـهـا بـا لمعائنة والمشاهدة و غيره من
ا لاولـيـاء بـعـد الـنبـىؑ الىٰ قيام الساعة كلهم لايد عون الخلق الىٰ الله تعالىٰ الا بالاستد لا ل و ا لا خبار و ليس الـخبـر كـا لـمعا ئنة و ليس هذاا لفضل فى الاولياء لغير المهدىؑ و ان كان ابا بكر فعلم انه افضل۔

و الثانى۔ ان المهدىؑ يكون ماموراً من الله بدعوة الـخلق اليه كما كان رسول الله صلعم مـامورا بها كما قـال الله تعالىٰ" قل هذه سبيلى ادعواالى الله على بصيرة انـاومـن اتبعنى(يوسف ١٠٨) فا لمهدىؑ يكون فاضلا فى اتباعه عليه السلام من جميع الامة لان النبىؑ قال فى حقـه انـه يـقـفـوا ثـرى و لا يـخـطـى" اى يتبعنى كل الـمتـابـعة۔ اعـلـم ان قـولـه لا يخطى يقتضى ان يكون محققافى قوله و فعله من الله تعالىٰ و رسولهؐ فما يحكم المهدىؑ ا لا بما يلقى اليه الملك من عند الله الذى بعثه الـلـه ليسدده و ذٰلك هـو الشـرع الـحقيقى المحمدى الـذى لـوكان محمد رسول اللهؐ حيا و رفعت اليه تلك

تجھے پاک کیا اور تجھے بزرگی دی ہے تمام عالمین کی عورتوں پر پس اگر نساء عالمین سے مراد بطریق مجاز مریمؑ کے زمانے کے تمام عورتیں ہوں تو وہی مقصود ہے اور اگر اس سے حقیقت لفظ کے مطابق مریمؑ کے زمانہ سے قیامت تک ہونے والے تمام عورتیں مراد ہوں تو یہ بات جائز نہیں کیونکہ خاتم النبیؐ کی بعض بی بیاں فضل میں بڑھی ہوئی ہیں چنانچہ خدیجہؓ بنت خویلد اور عائشہؓ بنت صدیقؓ اور فاطمہؓ بنت محمدؐ یہ سب کی سب مریمؑ پر فضل رکھنے والی ہیں ان کے فضل میں کوئی شک نہیں۔ پس معلوم ہوا کے تمام عالمین سے مراد مریمؑ کے زمانے کے اہل عالم ہیں نہ کہ تمام زمانوں کی عورتیں اسی طرح یہاں بھی ہے۔ پس غور کرو نیز جاننا چاہیے کہ جو حدیثیں نبیؐ سے مہدیؑ کے حق میں وارد ہوئی ہیں ان میں بہت سے خصایص ہیں جن میں سے ایک خصوصیت بھی ابوبکر وعمر اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں نہیں پائی جاتی اور اسی سے ظاہر ہے کہ مہدی علیہ السلام ابوبکرؓ سے افضل ہیں۔

پہلی خصوصیت ۔ یہ ہے کہ مہدیؑ امام خاص ہے جس کا کام یہ ہے کہ بلا واسط اللہ کے حکم اور حجت قاطعہ سے جس کو معائنہ ومشاہدہ سے دیکھتا ہے مخلوق کو اللہ کی طرف بلائے۔ مہدیؑ کے سوائے تمام اولیا اللہ جو نبیؐ کے بعد قیامت تک ہوں یہ سب استدلال اور اخبار سے مخلوق کو اللہ کی طرف بلائینگے حالانکہ خبر معائنہ کے مساوی نہیں پس معائنہ ومشاہدہ سے حجت قاطعہ کیساتھ دعوت خلق کا فضل اولیا میں سوائے مہدیؑ کے اور کسی کو حاصل نہیں اگرچہ کہ ابوبکرؓ ہوں پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ افضل ہیں۔

دوسری خصوصیت ۔ یہ ہے کہ مہدی خلق کو اللہ کی طرف بلانے پر منجانب اللہ مامور ہیں جیسا کہ رسول اللہؐ اس دعوت پر مامور تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ کہہ دواے محمدؐ کہ یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو اللہ کی طرف بینائی پر میں اور وہ جو میرا تابع ہے۔ پس بفرمانِ خدا آنخضرتؐ کی اتباع میں تمام امت سے مہدیؑ ہی فاضل ہیں کیونکہ نبیؐ نے مہدیؑ کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ (مہدیؑ) میرے قدم بقدم چلے گا اور خطا نہیں کریگا یعنے کامل طور پر میری اتباع کرے گا۔ واضح ہو کہ رسولؐ کا یہ قول کہ مہدیؑ خطا نہیں کرے گا اس بات کا مقتضی ہے کہ مہدیؑ اپنے ہر قول وفعل میں اللہ اور رسولؐ سے تحقیق پر ہو پس مہدیؑ وہی حکم کرے گا جو منجانب اللہ فرشتہ لاوے گا وہ فرشتہ جس کو بھیجے گا اللہ مہدیؑ کے پاس تا کہ مہدیؑ کو راہ راست پر رکھے اور وہی (حکم مہدیؑ) شرح حقیقی محمدی ہے۔ تا آنکہ اگر آنخضرتؐ زندہ ہوتے اور مہدیؑ کے دیئے ہوئے احکام آنخضرتؐ کے سامنے پیش کئے جاتے تو آنخضرت وہی حکم فرماتے جو امام مہدی موعودؑ نے فرمایا۔ پس معلوم ہوا کہ حکم مہدیؑ بعینہ شرح محمدی ہے پس قیاس واجتہاد کا علم مہدیؑ پر حرام ہوگا ان قطعی احکام کے موجود

النازلة لم يحكم فيها الابما يحكم هذا الامام المهدیؑ فعلم ان ذلك هو الشرع الحقيقى المحمدى فحرم عليه علم القياس و الا جتها دمع وجود النصوص التى حجة منحه الله تعالیٰ ا يا ها و لذ لك قالؑ فى صفته انه يقفو اثرى و لا يخطى فعر فنا انه متبع لا مشرع و انه معصوم من الخطاء فان حكم الرسول لا ينتسب اليه الخطاء فانه لا ينطق عن الهویٰ ان هوا لا وحى يوحى و سائر الا وليالا يكون معصومين عن الخطاء لان العصمة من الخطاء بقول النبیؑ بعده مختص بهذا الا مام المهدیؑ و تخصيص الشئى لا يوجد فى غيره ثم اعلم ان ابا بكر رضى الله عنه اذا سئل عنه حكم الكلا لة فقالؓ اقول فى الكلالة برائى فان يكن صوابا فمن الله و رسوله و ان يكن خطاء فمنى و من الشيطان و الله و رسوله منه بريان۔ فعلم من قوله رضى الله عنه انه ما كان معصوما عن الخطاء بالقطع و المهدیؑ علم عصمته من الخطاء با لقطع بقول النبیؑ كما ذكر نا فهذا يدل على انه يكون افضل من ابى بكرؓ

و الثالث۔ ان المهدیؑ يكون خليفة من الله بقول النبیؑ بلا خلاف كماروى عن ثوبانؓ انه قال قال رسول اللهؑ اذا را يتم الرايات السود قد جاء ت من قبل خراسان فا تو ها و لو حبوا على الثلج فان فيها خليفة الله المهدى عليه السلام رواه احمد والبيهقى فى دلائل النبوة كذافى المشكوٰة و ابو بكرؓ كان خليفة رسولؑ با تفاق الصحابة لا بامر الرسول صلعم صريحا كما هو المذكور فى كتب العقائد اذلو كان خلافة ابى بكرؓ صريحا من النبى عليه السلام لما اختلفت الا نصار فى خلافته حين قالوا امنا امير و منكم امير فتمسك ابو بكرؓ بقول النبى عليه السلام لا يصلح السيفان فى غمد و احد كذا ذكر فى شرح العقيده الحافظية۔ ثم اعلم ان التمسك بقولهؑ لا يصلح السيفان فى غمد واحد يدل على عدم تصر يح الخلافة لنفسه من رسول الله صلعم اذلو كان له معلوم من النبیؐ تخصيص الخلافة لنفسه لما تمسك بهذا الحديث بل يتمسك بالذى علم منه خلافة نفسه تخصيصافعلم بهذه العبارة ان من ظهر تصريح

ہونے سے جومہدیؑ کواللہ کی طرف سے حجت کے طورعطا ہوئے اوراسی لئے آنحضرتؐ نے مہدیؑ کی تعریف میں فرمایا کہ وہ میرے قدم بقدم چلے گا اور خطا نہیں کریگا۔ پس ہم نے جان لیا کہ مہدیؑ متبع ہیں نئی شریعت والے نہیں اور مہدیؑ معصوم عن الخطا ہیں اس لئے کہ رسولؐ کے حکم کو خطا سے منسوب نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسولؐ خواہش نفس سے نہیں کہتے وہ تو وحی ہے جوانکی جانب بھیجی جاتی ہے اور دوسرے اولیاء کا معصوم عن الخطا ہونا ثابت نہیں کیونکہ خطا سے عصمت نبیؑ کے فرمان سے نبیؑ کے بعد اسی امام مہدیؑ کے ساتھ مختص ہے اور تخصیص کسی شئے کی ایک شخص کے ساتھ یہی معنی رکھتی ہے کہ وہ شئے اس کے سوائے دوسرے میں نہ پائی جائے۔ نیز جاننا چاہئیے کہ ابوبکرؓ سے جب حکم کلالہ کی نسبت سوال کیا گیا تو فرمایا کہ کلالہ کے متعلق میں اپنی رائے سے حکم دیتا ہوں پس اگر درست ہوتو اللہ اوراس کے رسولؐ کی طرف سے ہے اور اگر خطا ہوتو میرے اور شیطان کی طرف سے ہے اللہ اور اس کا رسولؐ خطا سے بری ہیں پس ابوبکرؓ ہی کے قول سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ ابوبکرؓ معصوم عن الخطا نہیں تھے اور مہدیؑ کا معصوم عن الخطا ہونا نبیؑ کے فرمان سے قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا پس یہ بھی اسی بات کی دلیل ہے کہ مہدیؑ ابوبکرؓ سے افضل ہیں۔

تیسری خصوصیت۔ یہ ہے کہ مہدیؑ کا خلیفۃ اللہ ہونا نبیؑ کے فرمان سے ثابت ہے بلا خلاف چنانچہ ثوبانؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ کالی جھنڈیاں خراسان کی جانب سے آئی ہیں تو وہاں پہنچ جاؤ اگر چہ کہ برف پر سے چل کر جانا پڑے اسلئے کہ انمیں اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہے اس کی روایت احمد اور بیہقی نے دلائل النبوت میں کی ہے☆۔ اسی طرح مشکوٰۃ میں مذکور ہے اور ابوبکرؓ صحابہؓ کے اتفاق سے رسول اللہؐ کے خلیفہ ہیں نہ کہ رسول اللہؐ کے امر صریح سے چنانچہ یہی بات کتب عقائد میں مذکور ہے۔ اگر ابوبکرؓ کی خلافت صریح طور پر نبیؑ سے ثابت ہوتی تو انصار آپ کی خلافت کے متعلق اختلاف نہ کرتے جس وقت کہ انھوں نے کہا کہ ایک امیر ہم میں ہونا چاہیے اور ایک تم میں پس ابوبکرؓ نے نبیؑ کے اس قول سے تمسک فرمایا کہ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں اسی طرح ذکر کیا ہے شرح عقیدہ حافظیہ میں۔ پس جاننا چاہیے کہ نبیؑ کے قول ایک نیام میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں سے ابوبکرؓ نے جو تمسک فرمایا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خود ان کی ذات کیلئے خلافت کی کوئی تصریح رسول اللہؐ کی جانب سے نہیں ہوئی تھی۔ اگر ان کو رسول اللہؐ کی جانب سے خلافت کی تخصیص ان کی ذات سے ساتھ ہونا معلوم ہوتا تو وہ حدیث مذکور سے تمسک نہ فرماتے بلکہ اسی قول سے تمسک فرماتے جو ان کی ذات کے ساتھ خلافت کی تخصیص کے علم کا

خلا فته من النبیؑ فهوا فضل و قولهؑ خلیفة الله یقتضی ایضا ان یاخذ العلم منه

لا ن الملك اذا ارسل خلیفة الی البلدیا مره بما یصلح فی امر خلافته و ینها ه عن شی لا یلیق بحاله و یعلمه اشیاء یحتاج الیها کما علم الله آدم الا سماء کلها بلا و اسطة ملك بعد ما اعطاه الخلافة کما ذکر الله سبحانه فی محکم کتابه" و اذقال ربك لملائکة انی جاعل فی الا رض خلیفة الیٰ قوله تعالیٰ و علم ادم الاسماء کلها"(البقره ۳۰'۳۱) الا یة۔ فعلم ان من کان خلیفة من الله علی الحقیقة یا خذالعلم منه و الا رشاد والدعوة و هذه الکرامة بعد النبیؑ بین الاولیاء لایکون الا للمهدیؑ کما قال الله تعالی " ثم ان علینا بیانه"(القیامة ۱۹) قال صاحب کشف الحقایق بیان القران علیٰ مایکون مراد الله بلسان محمدین ای من النبی و المهدی علیهما السلام فبهٰذا ظهر فضله علی الاولیاء کلهم الیٰ قیام الساعة فافهم۔

الرابع۔ النبیؑ انتفی هلاك الامة بثلٰثة اولها و اخرها وو سطها کما قالؑ کیف تهلك امتی انا فی اولها و عیسیٰؑ فی اٰخرهاو المهدیؑ من اهل بیتی فی وسطها اخرجه الامام احمدابن حنبل فی مسنده ورواه الحافظ ابو عبد الله نعیم فی عوالیه فی هذا الحدیث۔ ظهر ان رسول الله صلعم نص الامامة بعده فی حق المهدیؑ و عیسیؑ و مانص رسول الله صلعم فی حق غیر هما کما ذکر فی کتب العقائد۔ فعلم ان من نص النبیؑ امامته لا محالة انه افضل فمن لم ینص فی حقه الامامةفتنبه۔

الخامس۔ ان المهدیؑ خاتم الاولیاء کماروی عن علی ابن ابی طالبؓ قال قلت یا رسول الله امنا المهدیؑ ام من غیر نا فقال رسول الله صلعم بل منا یختم الله به الدین کما فتح بناو ذکر باقی الحدیث اخرجه جماعة من الحفاظ فی کبتهم منهم ابو القاسم الطبرانی و ابو نعیم الاصفها نی و عبدالرحمن بن حاتم و ابو عبدالله نعیم بن حماد و غیر هم کذافی عقد الد رر و انشاء علی ابن ابی طالب فی حقه۔

فائدہ دیتا۔ پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جسکی خلافت صریح طور پر نبیؑ کی جانب سے ظاہر ہوئی وہی افضل ہے اور رسول اللہؐ کا مہدیؑ کو خلیفۃ اللہ کہنا اس بات کا مقتضی ہے کہ مہدیؑ اللہ سے علم حاصل کرینگے کیونکہ کوئی بادشاہ جب اپنے نائب کو کسی شہر کی طرف بھیجتا ہے تو اس کو ان امور کا حکم دیتا ہے جو اس کے امر خلافت کی آراستگی سے متعلق ہوں اور ان باتوں سے منع کرتا ہے جو اس کی شان کے لائق نہیں اور وہ تمام چیزیں اس کو سکھا دیتا ہے جن کا وہ محتاج ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو خلافت عطا کرنے کے بعد فرشتے کے واسطہ کے بغیر تمام اسما کا علم عطا فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محکم کتاب میں ذکر فرمایا ہے کہ ''اور جبکہ کہا تیرے رب نے ملائکہ سے کہ میں زمین پر ایک خلیفہ کو بھیجنے والا ہوں'' سے آیت ''اور سکھایا آدم کو تمام اسما'' تک پس معلوم ہوا کہ جو دراصل اللہ کا خلیفہ ہو وہ اللہ ہی سے علم حاصل کرتا ہے اور اسی کے حکم سے ارشاد اور دعوت فرماتا ہے اور یہ بزرگی نبیؑ کے بعد اولیاء کے درمیان مہدیؑ کے سوائے کسی کو حاصل نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پھر ہمارے ذمہ ہے بیان اسکا (قرآن کا)۔صاحب کشف الحقایق نے کہا ہے کہ قرآن کا بیان جو مراد اللہ سے موافق ہے محمدین یعنے نبی ومہدی علیہما السلام کی زبانی ہے پس اسی سے مہدیؑ کا فضل تمام اولیاء پر تا قیامت تک ظاہر ہے پس آپ اس بات کو سمجھ لیں۔

چوتھی خصوصیت۔ یہ ہے کہ نبیؑ نے ہلاکت امت کی نفی تین ذاتوں سے کی ہے جن میں سے ایک امت کے اول ہے اور ایک امت کے آخر میں ہے اور ایک وسط میں چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کس طرح ہلاک ہوگی میری امت میں اس کے اول میں ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر میں ہیں اور مہدی میری اہل بیت سے اس کے وسط میں ہے۔سند سے بیان کیا ہے اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اور روایت کی ہے اس کی ابوعبداللہ نعیم نے اپنی کتاب عوالی میں۔اس حدیث سے یہ بات ظاہر ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے بعد مہدی اور عیسیٰ علیہما السلام کے حق میں امامت کو ثابت کیا ہے اور نص رسول اللہؐ امامت کے بارے میں ان دو کے سوائے کسی اور کے حق میں نہیں ہے چنانچہ کتب عقائد میں مذکور ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جس کی امامت خود نبیؑ نے ثابت کی ہے لامحالہ وہی افضل ہے اس شخص سے جس کے حق میں امامت نص نبیؑ سے ثابت نہیں ہے پس خبر دار رہ۔

پانچویں خصوصیت۔ یہ ہے کہ مہدیؑ خاتم الاولیا ہیں چنانچہ علی ابن ابی طالبؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے کہا یا رسول اللہؐ آیا مہدیؑ ہم میں سے ہے یا ہمارے غیر سے تو رسول صلعم نے فرمایا کہ ہم میں سے ہے (ہمارے غیر سے نہیں) اللہ اس کی ذات سے دین کو ختم کرے گا

اشعار

الا ان ختم الاولياء شهيد
و عين امام العارفين فقيد
هوالسيد المهدیؑ من ال احمد
هو الصارم الهندی حين يبيد
هوالشمس يجلو كل غيم وظلمة
هو الوابل الوسمی حين يجيد

وفی حاشية التريف ان المهدیؑ خاتم الولاية الحمدية و هو خاتم الاولياء كذافی الكاشی و خاتم الاولياء افضل من سائرالاولياء كما كان خاتم الانبياء افضل من جميع الانبياء و فی الفتوحات المهدی خاتم الولاية الحمدية هوا علم خلق الله فی هذه الامة و فی الفصوص و ليس احد من الانبياء والرسل الايری من مشكواة الرسول الخاتم و لا يراه احدمن الاولياء الا من مشكوٰة الولی الخاتم حتی ان الرسل لا يرونه متی راوه الا من مشكوة خاتم الاوليا ء فعلم بهذه العبارة ان خاتم الاولياء افضل من جميع الاولياء فلا يكون لا بی بكر فضل عليه كما ذكر نا غير مرة۔ وفی حاشية الفصوص ای الرسل كلهم يا خذون العلم من خاتم الرسل و خاتم الرسل يا خذه من باطنه من حيث انه خاتم الاولياء لكن لا يظهره لان وصف رسالته يمنعه فاذا ظهر با طنه فی صورة خاتم الاولياء يظهره فا لحاصل ان الرسل و الاولياء كلهم يا خذون العلم من مشكواة خاتم الاولياء و قوله اذاظهر با طنه فی صورة خاتم الاولياء يدل علیٰ ان سير النبی عليه السلام الی الله تعالیٰ و روية ذاته و صفاته له التمام فی المهدیؑ لا فی غيره من سائر الاولياء وا لكان ابا بكرؓ فتامل۔

والسادس ۔ان المهدیؑ الذی اتفقنا فی مجيه بتواتر الاخبار لنصرة دين رسول الله صلعم لو كان خارجا بعد النبیؑ علیٰ طريق الفرض بحكم الله تعالیٰ فی حيات ابی بكرؓ يكون ابو بكرؓ تابعا للمهدی عليه السلام ام لا۔ ان قلت نعم فهو المرادوان قلت لا قلنا لا نسلم لا نه صديق اكبر فيما قال النبی صلی الله عليه و سلم و بعث

جیسا کہ ہم سے دین کا افتتاح کیا ہے اور ذکر کیا باقی حدیث بھی۔ سند سے بیان کیا ہے اس روایت کو حفاظ کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں جس میں ابوالقاسم طبرانی ٗ ابونعیم اصفہانی ٗ عبدالرحمٰن بن حاتم اور ابوعبداللہ نعیم بن حماد وغیرہم ہیں۔ ایسا ہی مذکور ہے عقدالدرر میں بھی اور علی ابن ابی طالبؓ نے مہدی کے حق میں یہ اشعار فرمائے ہیں۔

سنو بیشک خاتم الاولیاءشہید ہے
(تمام سابقہ امتوں پر گواہ ہے)
اوراس امام العارفین کی نظیر گم ہے
(نظیر نہیں ہے)
وہ سید مہدیؑ ہے آل احمدؐ سے ہوگا
وہ ہندی تلوار ہے جسوقت کہ وہ ہلاک کریگا
(بدعتوں اور گمراہیوں کو)
وہ آفتاب ہے جو ہر تاریکی اوراندھیرے کو دور کردیتا ہے
وہ موٹے بوندوں والی موسمی بارش ہے جس وقت وہ برستا ہے

اور کتاب تعریف کے حاشیہ میں ہے کہ مہدیؑ خاتم ولایت محمدی ہے اور وہی خاتم الاولیا ہے ایسا ہی ہے کاشی میں کہ خاتم الاولیاء تمام اولیاء سے افضل ہیں جیسا کہ خاتم الانبیاء تمام انبیاء سے افضل ہیں اور فتوحات میں ہے کہ مہدیؑ خاتم ولایت محمدی ہے وہ اس امت میں خلق اللہ کا سب سے بڑا عالم ہے اور فصوص میں ہے کہ کسی نبی اور رسول کو اللہ کا دیدار حاصل نہیں ہے مگر خاتم الرسل کی مشکوۃ سے اور کسی ولی کو اللہ کا دیدار حاصل نہیں ہے مگر خاتم الولی کی مشکواۃ سے یہانتک کہ تمام رسول بھی نہیں دیکھتے ہیں جس وقت کہ دیکھتے ہیں خدا کو مگر خاتم الاولیا کی مشکواۃ سے۔ پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ خاتم الاولیا تمام اولیاء سے افضل ہیں پس ابوبکرؓ کو بھی مہدیؑ پر فضل نہ ہوگا چنانچہ ہم نے کئی بار ذکر کردیا ہے اور فصوص کے حاشیہ میں ہے کہ ''یعنے تمام رسول خاتم الرسل سے علم حاصل کرتے ہیں اور خاتم الرسل اپنے باطن سے علم پاتے ہیں اس حیثیت سے کہ آپکا باطن عین خاتم الاولیا ہے لیکن اپنے باطن سے اخذ علم کا اظہار خاتم الرسل کی جانب سے نہیں ہوا کیونکہ آنحضرتؐ کا وصف رسالت اس اظہار سے مانع ہے پس جبکہ آپ کا باطن (ولایت) خاتم الاولیاء کی صورت میں ظاہر ہوتو اسکا اظہار کریگا پس حاصل یہ ہے کہ جملہ رسل واولیاء خاتم الاولیاء کی مشکواۃ سے علم حاصل کرتے ہیں اور شیخ اکبرؒ کا یہ قول کہ جب آنحضرتؐ کا باطن خاتم الاولیاء کی صورت میں ظاہر ہوگا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبیؐ کو سیر الی اللہ اور رویت ذات اللہ وصفات اللہ تمام تر مہدیؑ کی ذات میں ہے مہدیؑ کے سوائے دوسرے اولیا میں سے کسی اور کی ذات میں

المهدیؑ بتواتر الاخبار من النبیؐ و المهدیؑ تابع تام للنبیؐ و هو خاتم الولایةالمحمدیة بل هو مخصوص للدعوة بعد النبیؐ کما ذکر فی الا حادیث فکیف لا یتبعه ان اجتمعاو لکن لا یجتمع خلیفتان فی زمان و احد لورود النهی فی الا جتماع بین الخیلفتین فی العصر الواحد کماروی عن ابی هریرهؓ انه قال رسول الله صلعم اذا بویع الخلیفتان فا قتلواا لا خر منهما کذافی المسلم۔ ثم اعلم انه امام خاص و خلیفة الرسول با مرالله لا جل طلب ابراهیمؑ من الله ذاته علیه السلام بقوله علیه السلام

"و من ذریتی "فی قوله تعالیٰ" اذا بتلی ابراهیم ربه بکلمات فا تمهن قال انی جا علك للناس اماما قال و من ذریتی" اماما کما جعلتنی اماما" قال لاینال عهدی الظالمین"(البقره ۱۲٤) ای قال الله تعالی عهدت معك یا ابراهیم ان اجعل من ذریتك اماما و لکن لا ینال عهدی الظالمین من امة محمد علیه السلام و هذا مابین المهدی علیه السلام فی هذه الامة من مراد الله تعالیٰ مما علمه الله بلا واسطة ملك فهذا التخصیص الذی ذکر لهذا الامام المهدیؑ لا یو جد فی ابی بکرؓ و غیره من الصحابة بل لا یوجد فی جمیع الاولیاء من لدن ادم الیٰ قیام الساعة رضوان الله علیهم اجمین فعلم انه افضل الاولیاء کلهم فتفکر۔

السابع۔ ذکر فی الفصوص فکل نبی من لدن ادم الیٰ آ خر نبی مامنهم احد یا خذا لعلم الا من مشکوة خاتم النبیین و ان تاخر وجود طینه فانه بحقیقته موجود۔و هو قوله علیه السلام کنت نبیا و ادم بین الماء و الطین و غیره من الانبیاء ما کان نبیا الا حین بعث و کذ لك خاتم الاولیاء کان و لیا و ادم بین الماء و الطین و غیره من الاولیاء ماکان ولیا الا بعد تحصیل شرایط الو لا یة فقوله و کذلك خاتم الا ولیاء کان و لیا و ادم بین الماء و الطین یدل ان خاتم الاولیاء کان و لیا علی الحقیقة بغیر تحصیل شرایط الولایة فی وقت لم یخلق ابو ناآدم علیه السلام لانه مظهر و لا یة محمد علیه السلام و حامل امانته علی التمام و غیره من الاولیا ء و ان کان ابا

نہیں اگر چہ کہ ابوبکرؓ ہوں پس یہاں تامل سے کام لو۔

چھٹی خصوصیت۔ یہ ہے کہ اخبار کے تواتر سے رسولؐ کے دین کی نصرت کیلئے اللہ کے حکم سے جس مہدیؑ کے آنے پر ہم نے اتفاق کیا ہے اگر بالفرض مہدیؑ ابوبکرؓ کے زمانہ حیات میں ظاہر ہوتے تو ابوبکرؓ مہدیؑ کے تابع ہوتے یا نہ ہوتے اگر آپ کہیں کہ تابع ہوتے تو وہی ہماری مراد ہے اگر آپ کہیں کہ تابع نہ ہوتے تو ہم کہیں گے کہ یہ بات قابل تسلیم نہیں کیونکہ ابوبکرؓ نبیؐ کے فرمان کے موافق صدیق اکبر ہیں اور مہدیؑ کی بعثت نبیؐ کے متواتر اخبار سے ثابت ہے اور مہدیؑ نبیؐ کے تابع تام اور خاتم ولایت محمدی ہیں بلکہ نبیؐ کے بعد دعوات الی اللہ کے لئے مہدیؑ کی ذات ہی مخصوص ہے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے پس اگر ابوبکرؓ اور مہدیؑ ایک زمانہ میں جمع ہوتے تو ابوبکرؓ مہدیؑ کے تابع کیونکر نہ ہوتے لیکن دو خلیفے ایک زمانہ میں جمع نہیں ہوتے کیونکہ ایک زمانہ میں دو خلیفوں کا جمع ہونا ممنوع ہے چنانچہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول صلعم نے فرمایا کہ جب دو خلیفے بیعت کئے جائیں تو ان میں کے دوسرے کو قتل کرو ایسا ہی ہے مسلم میں۔ نیز جاننا چاہیے کہ مہدیؑ امام خاص ہے اور اللہ کے حکم سے جانشین رسولؐ ہے۔ امام خاص اس لئے ہے کہ ابراہیمؑ نے مہدیؑ کی ذات کو طلب فرمایا تھا **و من ذریتی** فرما کر چنانچہ اللہ تعالی کے قول میں ہے کہ جب آزمایا ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند کلمات سے تو ابراہیمؑ نے ان کو پورا کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا ابراہیمؑ نے کہا اور میری اولاد میں سے بھی یعنے میری اولاد میں بھی امام بنا جیسا کہ مجھے امام بنایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے عہد کو ظالمین نہیں پائیں گے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم میں نے تیرے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں تیری اولاد سے امام بناؤں گا لیکن میرا عہد ظالمین سے متعلق نہیں ہے جو امت محمدؐ میں ہوں گے۔ یہی بیان فرمایا ہے مہدیؑ نے (آیت مذکور کا) اس امت میں اللہ تعالی کی مراد سے جو اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بلا واسطہ فرشتہ آپ کو حاصل ہوئی ہے پس یہ تخصیص جس کا ذکر کیا گیا ہے جو امام مہدیؑ کو حاصل ہے ابوبکرؓ وغیرہ صحابہؓ میں سے کسی میں بھی نہیں پائی جاتی بلکہ آدمؑ سے لیکر قیامت تک تمام اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین میں نہیں پائی جاتی پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ تمام اولیاء سے افضل ہیں پس تم بغور اس کو سمجھ لو۔

ساتویں خصوصیت۔ یہ ہے کہ فصوص میں ذکر کیا گیا ہیکہ ہر ایک نبیؐ آدمؑ سے لے کر نبیؐ آخر الزماں تک جو کوئی ہو خاتم الانبیاء کی مشکواۃ سے علم پایا ہے اگر چہ کہ خاتم الانبیاء کا جسمانی وجود متاخر واقع ہوا ہو اس لئے کہ خاتم الانبیاء حقیقۃً موجود رہے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرتؐ کا فرمان ہے کہ میں اس حال میں نبیؐ تھا کہ جب آدمؑ پانی اور کیچڑ میں تھے اور آپؐ کے سوائے دوسرے انبیاءؑ

بکرؓ لا یکون و لیا الا بعد تحصیل شرایط الولایة فعلم بھذا ان خاتم الاولیاء افضل من جمیع الاولیاء کما ذکر نا مرارا۔

الثامن۔ ورد فی الخبر عن النبیؑ انه اخبر ان الشیطان الذی و لد معه اسلم عنده و ھکذا اخبر المھدی علیه السلام ان شیطانه ایضا اسلم عنده و ھوالخبر المشھور بین الناس منه ھکذا کما ذکر ابن الحمید فی تر جیعه۔

ماند ھمزآد این و آن کافر
شد مسلماں بھر دو تن ھمزاد
وضع صورت بدیں تمام او کرد
دردین معانی ایں بکشاد

قال علیه السلام مامنکم من احد الا و قد و کل به قرینه من الجن قالوا ایاك قال وایا ی الا ان الله تعالیٰ اعانتی علیه فا سلم فل یا مرنی الابخیر۔ رواه ابن مسعودؓ فی المسلم وقال الامام علیه السلام ایضا۔ ھذه الکرامة تخصیص لخاتم الانبیاء و خاتم الاولیا' فلا یکون لغیر ھما من الاولیا فعلم انه افضل الاولیاء کلھم فافھم۔

التاسع۔ قال الامام المھدیؑ وضع التصحیح من الله تعالیٰ عندی و ان الله تعالیٰ یصحح المومنین یر ینی جمیع اھل الایمان الذین کانوا قبلی ویکو نون بعدی الیٰ یوم القیامة و انا اعلم لکل واخذوا ممن اخذو ا فیضا من مشکوة الولا یة بای مقدار اخذ وا و ھذه العھدة لم یعط من الله لابی بکر و عمررضی الله عنھما فعلم انه افضل منھم۔

العاشر۔ ذکرفی الفصوص ان الانبیاء کلھم یجتمعو ن یوم القیامة تحت لواء النبیؑ خاتم النبوة و الاولیاء کلھم یجتمون تحت لواء المھدیؑ خاتم الولایة الحمدیة و ھذا الفضل لایکون لغیره فی الا خرة فعلم انه افضل و اکرم عند الله من الاولیاء کلھم۔

الحادی عشر۔ کانت الھجرة مع المھدیؑ فرضا کما ذکر فی تفسیر المدارك فی سفر الربعة تحت قوله تعالی فالذین ھاجر وا واخر جوا من دیا رھم(آل

میں ہرایک نبیؑ نبیؑ نہ ہوامگراسی وقت جبکہ مبعوث ہوااوراسی طرح خاتم الاولیاءؑ ولی تھے اس حال میں کہ آدمؑ پانی اور کیچڑ میں تھے اور آپ کے سوائے دوسرے اولیاء میں سے کوئی ولی ولی نہ ہوامگر تحصیل شرائط ولایت کے بعد۔ پس صاحب فصوص کا قول کہ ''اوراسی طرح خاتم الاولیاولی تھےاس حال میں کہ آدم پانی اورکیچڑ میں تھے'' اس بات پر دلالت کرتاہیکہ خاتم الاولیاءؑ شرائط ولایت کی تحصیل کے بغیراس وقت حقیقۃً ولی تھے جبکہ ابوالبشر آدمؑ پیدانہیں ہوئے تھے کیونکہ مہدیؑ ہی محمدؐ کی ولایت کے مظہراورکامل طور پرآنحضرتؐ کی امانت کے حامل ہیں اور آپ کے سوائے دوسرے اولیاء اگرچہ کہ ابوبکرؓ ہوں ولی نہ ہوئے مگر تحصیل شرائط ولایت کے بعد پس معلوم ہوا کہ خاتم الاولیاؑ تمام اولیاء سے افضل ہیں جیسا کہ ہم نے کئی بار ذکر کیا ہے۔

آٹھویں خصوصیت ۔ یہ ہے کہ حدیث میں آیا ہیکہ آنحضرتؐ نے فرمایا شیطان جوآنحضرتؐ کے ہمراہ پیدا ہوا آپؐ کے حضور میں مسلمان ہوااورایسی ہی خبرمہدیؑ نے بھی دی ہیکہ آپؑ کے ہمراہ شیطان جو پیدا ہوا وہ بھی آپکے حضور میں مسلمان ہوااور یہ خبر تمام لوگوں کے درمیان مشہور ہے چنانچہ اس کو میاں الھداد بن حمیدؓ نے اپنے ترجیع بند میں اس طرح نظم کیا ہے کہ

ہرایک کا ہمزاد کافر رہا
محمدؐاورمہدی علیہا السلام کا ہمزاد مسلمان ہوا
محمد نے دین کی وضع صورت کوتمام کیا
اورمہدیؑ نے معانی دین کے دروازہ کوکھولدیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جوکوئی ہوا سکے سپرداس کا ہمزاد کردیا گیا ہےجنوں میں سے۔صحابہؓ نے عرض کیا کیا آپ کے بھی سپرد کیا گیا ہے توفرمایاہاں مگراللہ نے میری اعانت کی ہےاس کے مقابلہ میں پس وہ مسلمان ہوگیا نیکی کا حکم کرتا ہےاس کی روایت ابن مسعودؓ نے کی ہے یہ روایت مسلم میں ہے اورامام مہدیؑ نے بھی یہی فرمایا پس یہ بزرگی خاتم الانبیاءؑ اور خاتم الاولیاءؑ سے مخصوص ہے ان کے سوائے کسی کیلئے یہ بزرگی نہیں ہے۔پس معلوم ہواکہ مہدیؑ تمام اولیاء سے افضل ہیں پس اس بات کوسمجھ لو۔

نویں خصوصیت ۔ یہ ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے تصحیح ارواح کا منصب مجھے عطا ہوا ہے اللہ تعالیٰ میرے روبرو مومنوں کی تصحیح فرماتا ہے مجھے دکھلاتا ہے تمام مومنوں کوجومجھ سے پہلے گذرے اور جو میرے بعد قیامت تک ہوں گےاورمیں ان میں سے ہرایک کو جانتا ہوں جنھوں نے مشکواۃ ولایت سے فیض لیا ہے کہ کس نے کتنی مقدار میں لیااور یہ وہ منصب ہے جواللہ کی طرف سے ابوبکرؓ عمرؓ کوعطانہیں ہواپس معلوم ہوا کہ مہدیؑ ان دونوں سے افضل ہیں۔

عـمـران ۱۹۵) الاية الهـجـرة كائنة فى اخرالزمان كما كـانت فى اول الاسلام فمن لم يها جرمع المهدىؑ بعد التـصـديـق حـكـم عليه بالنفاق الا من كان معذورا من الهجرة و هكذا اجرى هذا الحكم فى رعيته فعلم ان من كـانـت الهـجـرة معه فرضا فلا محالة انه افضل من ابى بكرؓ۔

الثانى عشر۔من خرج معه مهاجرا من و طنه ثم رجع الىٰ بيتـه بغيرا ذنه صارمنا فقا بامر الله تعالى لا نه تـابـع تام و الهجرة معه فرض و هذا الحكم لم يكن مع ابى بكر و عمر رضى الله عنهمافظهر انه افضل منهما و صـلـى الله على خير خلقه محمدن المصطفى وعلى اله المجتبى و على اصحابه المرتضى بمنه و كمال كرمه۔

ختم شد

دسویں خصوصیت۔ یہ ہے فصوص میں مذکور ہے کہ قیامت کے دن سب انبیاء خاتمِ نبوتؐ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے اور تمام اولیا خاتم ولایت محمدیؑ مہدیؑ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونگے اور یہ فضل آخرت میں مہدیؑ کے سوائے کسی اور ولی کیلئے نہیں پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ اللہ کے پاس سب اولیاء سے افضل واکرم ہیں۔

گیارھویں خصوصیت۔ یہ ہے مہدیؑ کے ساتھ ہجرت فرض ہے جیسا کہ تفسیر مدارک کے چوتھے سفر میں اللہ تعالیٰ کے قول

فا لذين هاجر و او اخر جوا من ديار هم (الا ية)

اس آیت کے تحت مذکور ہے کہ ہجرت لازم ہونے والی ہے آخر زمانہ میں جیسا کہ ہوئی تھی اول اسلام میں پس جس نے تصدیق کرنے کے بعد مہدیؑ کے ساتھ ہجرت نہیں کی تو اس پر مہدیؑ نے نفاق کا حکم فرمایا بجز اس کے جو ہجرت سے معذور رہا اور اسی طرح اس حکم کو اپنے گروہ میں جاری رکھا ہے پس معلوم ہوا کہ جس کے ساتھ نبیؐ کی طرح ہجرت فرض ہو وہ لامحالہ ابوبکرؓ سے افضل ہے۔

بارھویں خصوصیت۔ یہ ہیکہ جو شخص مہدیؑ کے ساتھ مہاجر ہو کر اپنے وطن سے نکلا پھر مہدیؑ کے حکم کے بغیر اپنے گھر کی طرف لوٹا تو وہ اللہ کے حکم سے منافق ہوگیا کیونکہ مہدیؑ نبیؐ کے تابع تام ہیں اور آپ کے ساتھ ہجرت فرض ہے اور یہ حکم ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کیلئے نہیں ہے پس ظاہر ہوا کہ مہدیؑ ان دونوں سے افضل ہیں اور درود نازل کرے اللہ اپنے خیرِ خلق محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے آل مجتبیٰ مہدیؑ پر اور آپ کے تمام اصحاب صاحبان ارتضا پر اپنے کامل فضل واحسان سے۔

ختم شد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

عرض ناشر

الحمدللہ ادارۃ العلم مہدویہ کے زیر اہتمام دینی و درسی کتب پر مشتمل لائبریری کے قیام کے علاوہ تبلیغ و اشاعت مذہب کی خاطر دینی کتب کی طباعت کا سلسلہ بھی جاری ہے اور بفضل خدا سات کتابیں زیور طباعت سے آراستہ کی جا چکی ہیں۔ اب یہ زیر نظر کتاب اسی سلسلہ کی آٹھویں اشاعت ہے۔

اب تک حسب ذیل کتابیں شائع کی گئیں۔

۱۔حقیقت ترک دنیا	(اردو)	حضرت مولانا سید میرانجی عابد خوندمیری صاحب	
۲۔حقیقت ذکر	(اردو)	” ” ”	
۳۔القران والمہدی	(اردو)	حضرت مولانا محمد عبدالحکیم صاحب تدبیر	
۴۔رسالہ ہژدہ آیات	(ہندی ترجمہ)	حضرت میاں عبدالغفور سجاوندیؒ	ترجمہ از جناب شیخ چاند ساجد صاحب
۵۔خصائص امام مہدیؑ	(ہندی ترجمہ)	حضرت میاں عبدالملک سجاوندیؒ	”
۶۔خلاصۃ الکلام	(ہندی ترجمہ)	حضرت میاں شیخ علائیؒ	”

۷۔عقیدہ شریفہ، المعیار، بعض الایات (ہندی ترجمہ) حضرت بندگی میاں سید الشہداء صدیق ولایت سید خوندمیرؓ

اب یہ آٹھویں کتاب ”خصائص امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عربی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ یہ کتاب اس سے قبل دارالاشاعت کتب سلف الصالحین کی جانب سے شائع کی گئی تھی۔ اس میں امام مہدیؑ کے بارہ خصائص بیان کئے گئے ہیں اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیقؓ سے امام مہدیؑ افضل ہونے کے مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ جناب سید علی احمد بخاری صاحب نے اپنی والدہ محترمہ کے ایصال ثواب کے لئے اس کتاب کی طباعت کی ذمہ داری قبول کی ہے جس کے لئے ادارہ انکا شکر گزار ہے اور اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اپنے دیدار سے مشرف فرمائے۔ آمین۔

محرم الحرام ۱۴۳۰ھ مطابق جنوری ۲۰۰۹ء   ادارہ

حواشی

☆حدیث اس طرح بھی بیان کی گئی ہے۔عن ثوبانؓ قال قال رسول الله ﷺ یقتتل عند کنز کم ثلاثة کلهم ابن خلیفة لا یصیر الی واحد منهم ثم تطلع الرایات من قبل المشرق فیقتلو نکم قتلا لم یقتله قوم ثم یجئی خلیفة الله المهدی فاذا سمعتم به فاتوه فبایعوه و لوحبوا علی الثلج فانه خلیفته الله المهدی (ابن ماجہ' حاکم' ابونعیم)

(ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تمہارے خزانہ کے پاس تین آدمی جوخلیفہ کی اولاد سے ہوں گے جھگڑیں گے لیکن ایک بھی اس پر قابض نہ ہوسکے گا۔اس کے بعد مشرق کی طرف سے جھنڈیاں نمودار ہوں گی۔پس وہ لوگ تم کو ایسا قتل کریں گے کہ اب تک کی قوم نے ایسا قتل نہ کیا ہوگا۔پھر اس کے بعد اللہ کے خلیفہ مہدی آئیں گے۔جب تم کو مہدی کی خبر ملے تو ان کے پاس جاؤ اور ان سے بیعت کرو اگر چہ تم کو برف پر سے رینگتے ہوئے جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدیؑ ہیں۔

بیہقیؒ ۔ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ بیہقی۔عظیم محدث۔فقیہہ' حافظ' صاحب تصانیف کثیرہ۔سنن کبریٰ دس جلدوں پر مشتمل ہے۔اسکے علاوہ دلائل النبوۃ' البعث والنشوار' فضائل صحابہؓ وغیرہ مشہور تصانیف ہیں۔وفات نیشاپور۔۴۵۸ھ ۱۰۶۶ء

ثوبانؓ ۔ابوعبداللہ ثوبان۔یمن کے حمیری خاندان سے تعلق تھا۔ثوبان غلام تھے جنہیں آنحضرتؐ نے خرید کر آزاد کر دیا کہ چاہو تو اپنے خاندان والوں کے پاس چلے جاؤ اور اگر چاہو تو میرے ساتھ رہو۔چنانچہ ثوبانؓ رسول اللہؐ کے ساتھ رہنے لگے۔خادم خاص تھے۔اس قربت کی وجہ سے انہیں استفادہ کا زیادہ موقع ملا۔چنانچہ (۱۱۲۷) احادیث ان سے مروی ہیں۔آنحضرتؐ کے بعد جو جماعت علم وافتا تھی اسکے ایک رکن ثوبانؓ بھی تھے۔آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مدینہ سے شام چلے گئے اور رملہ میں ۵۴ھ میں وفات پائی۔

شیخ اکبر ابن عربیؒ ۔شیخ محی الدین ابوعبداللہ محمد بن محمد بن علی الطائی الحاتمی الاندلسی ابن عربی کے نام سے مشہور ہیں۔ولادت ۱۷ر رمضان ۵۶۰ھ م ۲۸ر جولائی ۱۱۶۵ء اندلس۔۵۹۸ میں مکہ مکرمہ میں آگئے اور فتوحات المکیہ فی معرفتہ اسرار المالکیہ والملکیہ کی تالیف شروع کی جو ۶۲۹ھ میں ختم ہوئی۔اسی طرح ''فصوص الحکم'' بھی انکی مشہور تصنیف ہے جس میں ۲۷ حکم ہیں جو ایک ایک پیغمبر سے منسوب ہیں۔آخری حکم آخری نبی محمد مصطفیٰؐ سے منسوب ہے۔انکی تصانیف کی تعداد ۳۰۰ سے زیادہ بتلائی جاتی ہے۔ایک تفسیر بھی ان سے منسوب ہے۔وفات دمشق ۲۲ر ربیع الاخر ۶۳۸ھ م ۱۲۴۰ء۔امامنا مہدیؑ نے انہیں ''پہلوان دین'' قرار دیا ہے۔

عقد الدرر فی احادیث المہدی المنتظر ۔مولف یوسف بن یحییٰ بن علی المقدسی الشافعیؒ ۔

ابوالقاسم الطبرانیؒ ۔ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی۔ولادت طبریہ (شام) ۲۶۰ھ م ۸۷۳ء۔وفات ۳۶۰ھ ۹۷۱ء بعمر سو سال۔اپنے وقت کے عظیم حافظ ومحدث۔آپ کے تین معاجم۔معجم کبیر۔معجم اوسط اور معجم صغیر مشہور تصانیف ہیں۔

ابونعیم اصفہانیؒ ۔حافظ ابونعیم احمد ابن عبداللہ۔عظیم محدث۔حافظ' مورخ۔صاحب تصانیف کثیرہ۔مثلاً مسند۔حلیہ الاولیاء۔دلائل النبوۃ۔اور تاریخ اصفہان مشہور ہیں۔ولادت ۳۳۶ھ م ۹۴۸ء۔وفات ۴۳۰ھ م ۱۰۳۸ء

ابن مسعودؓ۔ابوعبدالرحمٰن عبداللہ ابن مسعودؓ۔جلیل القدر صحابی عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔رسول اللہؐ کے بعد پہلے شخص تھے جنھوں نے جہراً قرآن پڑھ کر قریش کوسنایا۔غزوات میں شریک رہے۔جنگ بدر میں ابوجہل کو قتل کیا۔صحابہ میں کتاب اللہ کے سب سے بڑے حافظ تھے۔ابن عباسؓ کے بعد سب سے زیادہ تفسیری اقوال ابن مسعودؓ سے منقول ہیں۔مدینہ منورہ میں بعمر ساٹھ سال ۳۲ھ م ۶۵۲ء میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہیں۔

احمد بن حنبلؒ۔ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل مشہور محدث وفقیہ دیگر تصانیف کے علاوہ حدیث میں ''مسند ابن حنبل'' مشہور ہے۔

ولادت بغداد ۱۶۴ھ م ۷۸۰ء وفات ۲۴۱ھ ت ۸۵۵ء۔

ابوعبداللہ نعیم بن حمادؒ۔خراساں کا شہر مروان کا وطن تھا لیکن مصر میں چالیس سال رہے۔احادیث جمع کرنے کیلئے عراق وحجاز کا سفر کیا۔حدیث کے ساتھ فقہ اور علم فرائض میں ماہر تھے۔سنت نبوی پر سختی سے عمل کرتے تھے۔خلق قرآن کے عقیدہ سے انکار کرنے پر جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔

وفات ۲۲۸ھ ۸۴۲ء

الہدادؓ بن حمید۔صحابی مہدیؑ ہیں مانڈو اس وقت مملکت مالوہ کا پایہ تخت تھا۔میاں الہ داد حمیدؓ سلطان کے مقرب خاص تھے اور علوم ظاہری وباطنی میں کامل دستگاہ رکھتے تھے عالم وفاضل تھے شاعر بھی تھے۔جب حضرت مہدیؑ ۸۹۲ھ م ۱۴۸۸ء میں مانڈو تشریف لائے تو اپنا جاہ ومنصب چھوڑ کر مہدیؑ کی صحبت اختیار کی اور ساتھ میں حج کیلئے بھی تشریف لے گئے۔اور مہدیؑ کی وصال تک ساتھ رہے بعد ازاں فراہ مبارک سے واپسی کے بعد حضرت سید محمود ثانی مہدیؑ نے دیگر صحابہ کی طرح آپ کو بھی الگ دائرہ باندھنے کا حکم دیا۔مہدیؑ کی شان میں آپ کا بے نقط دیوان موسوم بہ'' کلام الہداد:: مشہور ہے جو طبع ہو چکا ہے۔رات میں ذکر کیلئے ایک ایک جماعت کو انکی نوبت کے وقت جگانا میاں الہدادحمیدؓ کے ذمہ تھا۔ایک مرتبہ آپ کو کلمات تسبیح کا الہام ہوا جسے مہدیؑ نے پسند فرمایا اور یہی طریقہ جاری ہوگیا۔چنانچہ آج بھی تسبیح کا سلسلہ جاری ہے۔آپ بعض رسائل کے بھی منصف ہیں۔مقام وتاریخ وفات کا پتہ نہیں چل سکا۔میاں ملک جی مہری خواجہ طہٰ آپکے شاگرد ہیں۔الہداد کے معنی عطیۃ اللہ ہیں۔

ابوعمر والدنیؒ۔ابوعمرو عثمان بن سعید بن عثمان الدانی بن الصیر فی۔ولادت قرطبہ۔فقیہہ مالکی۔قیراون۔قاہرہ۔مکہ اور مدینہ میں علم حاصل کیا۔مشہور قاری تقریباً سو کتابوں کے مصنف۔مشہور کتاب ''التسیر فی القراءات السبع'' وفات ۴۴۴ھ م ۱۰۵۲ء

مشکواۃ السبع۔شیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیبؒ۔محدث علام اور فصاحت و بلاغت کے امام تھے۔مشکواۃ المصابیح حدیث میں انکی ایک مستند تالیف ہے۔اس میں احادیث صحاح ستہ سے منتخب کی گئی احادیث کے علاوہ دیگر کتب خصوصاً مصابیح البغوی پر نظر ثانی کرتے ہوئے اضافی معلومات ماخذ وتقابل کے ساتھ تقریباً (۵۹۹۵) احادیث جمع کی گئی ہیں۔ماہ رمضان ۷۳۷ھ م ۱۳۳۶ء میں اسکی تالیف سے فراغت پائی۔سن وفات ۷۴۰ھ یا ۷۴۸ھ بتلایا جاتا ہے۔مشکواۃ کی کئی شرحیں لکھی گئیں ہیں۔

تفسیر مدارک التنزیل۔ مولف ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی ۔ عابد وزاہد، مفسر قرآن، محدث فقیہ۔ تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل دراصل تفسیر بیضاوی اور کشاف سے ماخوذ ہے۔ اصول دین، فقہ اور فروع میں بھی تصانیف ہیں۔ ولادت نسف ۔ وفات ۷۰۱ھ لیکن بعض اقوال کے مطابق ۷۱۰ھ اور مدفن کردستان۔

امام مسلمؒ۔ ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم۔ جامع احادیث آپ کی تصنیف ''صحیح مسلم شریف'' صحاح ستہ میں دوسرے نمبر پر ہے یعنی صحیحین میں شامل ہے۔ اسکے علاوہ بہت سی تصانیف ہیں۔ ولادت نیشاپور ۲۰۶ھ ۸۲۱ء وفات ۲۶۱ھ م ۸۷۵ء

میاں عبدالملک سجاوندیؒ

رشید شریعت کلید طریقت واقف اسرار کاشف استار زبدۂ علماء باللہ بندگی میاں عبدالملک عالم باللہ کے والد شاہ عبدالمجید سجاوند سے جب ہندوستان تشریف لائے تو گجرات کو اپنا مسکن بنایا آپ کی علمیت وقابلیت دیکھ کر شاہ گجرات نے جلیل القدر عہدوں کے ساتھ انعام میں مدد معاش کیلئے موضع بڑاسن عطا فرمایا۔ آپکا شجرہ نسب امام جعفر صادق سے ہوتا ہوا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔ شاہ عبدالمجید سجاوندی کے دوفرزند تھے میاں عبدالملک سجاوندی اور میاں عبدالغفور سجاوندی دونوں بھائی اپنے علم وفضل کی وجہ سے مشہور تھے۔

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گجرات میں بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو دیگر بشارات کے علاوہ ایک بشارت یہ بھی دی تھی کہ ''اے میاں دلاور تمھارے آگے علماء ظاہری وباطنی زانوے ادب تہہ کریں گے'' چنانچہ مخبر صادق کی اس پیشین گوئی کے مطابق جب احمد آباد میں شاہ دلاورؓ کا دائرہ تھا اُس وقت میاں عبدالملک نے آپ کے حسن اخلاق وکشف مغائبات واوصاف بیان وکلام سے متاثر ہوکر شاہ دلاورؓ کے آگے خلیفۃ اللہ مہدی موعود علیہ السلام کی تصدیق کی اور بیعت وپاس انفاس وذکر خفی کی تعلیم سے بہرہ وافر حاصل کیا اور ترک دنیا کر کے معہ برادر واہل وعیال شاہ دلاورؓ کی صحبت میں دائرہ میں اقامت اختیار کی۔ تصدیق وتربیت کے موقع پر شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ یہ فقیر امی ہے اور قل کو کل کہتا ہے اور تم عالم ہو۔ عبدالملک نے عرض کیا کہ حضرت کے 'کل' پر بندہ کا 'قل' قربان ہے۔ بندہ امیدوار حصول نعمت باطنی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ شاہ دلاورؓ نے پس خوردہ عطا فرمایا جس سے میاں عبدالملک کے سینہ سے علم ظاہری ڈھل گیا۔ میاں عبدالملک سفر وحضر میں ہروقت آپ کی صحبت بافیض میں رہے اور بشارات سے سرفراز ہوئے۔ دیگر بشارات کے علاوہ یہ بشارت مشہور ہے کہ شاہ دلاورؓ نے آپکو ''عالم باللہ'' فرمایا اسطرح میاں عبدالملک کنایۃً مہدیؑ کے بھی مبشر ہیں جس کا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے۔

شیخ علی متقی نے حضرت شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں حاضر ہوکر مہدی موعودؑ کی تصدیق کی اور چندروز اس پر قائم رہے۔ ایک مرتبہ شاہ دلاورؓ نے دوران بیان فرمایا کہ نامرد مخنث یا عنی کو ایمان کا ہونا محال ہے۔ اس سے حضرت کی مراد وہ لوگ تھے جو اللہ کا عشق نہیں رکھتے لیکن شیخ علی نے اسکو خود پر محمول کیا اور بلا اجازت اُٹھکر چلا گیا۔ برہان پور جاکر علم حاصل کیا پھر مکہ مکرمہ چلا گیا وہاں مشہور کتب کنز العمال اور صواعق محرقہ فی رد الروافض کے علاوہ مہدویہ کے خلاف ایک رسالہ ''الرد'' بھی لکھ کر گجرات روانہ کیا۔ جب یہ رسالہ شاہ دلاورؓ کے پاس پہونچا تو آپ نے میاں عبدالملک سجاوندی سے فرمایا کہ اسکا رد لکھو۔ میاں نے عرض کیا کہ بندہ کا علم سلب ہوچکا ہے۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے اسی وقت

پانی منگوا کر پسخوردہ عطا فرمایا جسکو پیتے ہی علم لوٹ آیا۔ عرض کیا کہ جواب لکھنے کیلئے علمائے سلف کی کتابیں موجود نہیں ہیں تو شاہ دلاورؓ نے فرمایا جس مفسر، محدث یا مجتہد کی طرف توجہ کروگے حضرت مہدی موعودؑ کے صدقہ سے انکی روح حاضر ہوجائیگی اور جس کتاب کی خواہش ہو تمہارے آگے پیش کردی جائے گی تب انکی مدد سے اور روح سے تحقیق کرکے جواب لکھو۔ چنانچہ میاں عبدالملک نے رسالہ ''الرد'' کا مدلل جواب بزبان عربی لکھا جسکا نام ''رسالہ سراج الابصار دافع الظلم عن اہل الانکار'' رکھا اور علماء مکہ کے پاس بھیج دیا۔ جسے پڑھکر علماء مکہ احوال واقوال مہدویہ کے معترف ہوگئے۔ اسی طرح ابوالفضل اور فیضی کے والد میاں شیخ مبارک ناگوری نے تحقیق مذہب مہدویہ کی خاطر جو سوالات لکھ کر بھجوائے تھے۔ ان کا تشفی بخش جواب لکھا۔ اس رسالہ کا نام ''منہاج التقویم'' ہے۔ نیز حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ پر فضیلت مہدیؑ کی تشریح کرتے ہوئے رسالہ ''خصائص امام مہدی موعود خلیفتہ اللہ علیہ السلام'' بھی بزبان عربی لکھا جسکے اردو، انگریزی اور ہندی تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے وصال کے بعد میاں عبدالملک بورکھیڑہ سے گجرات واپس آگئے اور بڈھاسن میں اپنا دائرہ قائم کیا جہاں تقریباً چالیس سال خلافت کے بعد ۲۴ شوال ۹۸۱ھ میں واصل بحق ہوئے اور مزار مبارک بھی وہیں ہے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔**

ارشادات قرآنی

اللہ جل شانہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

وَاَطِیعُوا اللّٰہ و رَسُولَہٗ اِنۡ کُنۡتُمۡ مؤمِنین (الانفال)	اور اگر تم (سچے) مسلمان ہو تو اللہ اور اس کے رسول ؐ کا حکم مانو۔
وَاسۡتَغۡفِرُ اللّٰہ ط اِنّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡما (النساء)	اور اللہ سے معافی چاہو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
وَالمُؤمِنُونَ والمُؤمِنٰت بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَاءَ بَعۡضٍ (التوبہ)	اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں
لَا اِکۡرَاہَ فِی الدِّین	دین میں زبردستی نہیں
وَلَا تُسۡرِفُوۡا ، اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِینَ (الانعام)	اور فضول خرچی نہ کرو، کیوں کہ فضول خرچی کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا
وَاَحَلَّ اللّٰہُ الۡبَیۡعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰواط (البقرہ)	اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ط (العنکبوت)	بے شک نماز بے حیائی کے کاموں اور ناشائستہ حرکتوں سے روکتی ہے
اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا (النساء)	یقیناً نماز مسلمانوں پر وقت مقررہ کے ساتھ فرض ہے۔
یٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوۡنُوا مَعَ الصّٰدِقِیۡن (التوبہ)	مسلمانو! خدا (کے غضب) سے ڈرو اور صادقین کی صحبت میں رہو۔
وَاذۡکُرۡ رَّبَّکَ کثیراً وَّ سَبِّحۡ بِالۡعَشِیِّ وَالۡاِبۡکَارِ (ال عمران)	اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح و شام اُس کی تسبیح بیان کرو۔
قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡکَافِرِیۡنَ (آل عمران۔۳۲)	کہدو کہ خدا اور اُس کے رسول ؐ کا حکم مانو۔ اگر نہ مانیں تو خدا بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا
اِنَّ الدین عِندَاللّٰہِ الاسلام (آل عمران۔۱۹)	دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہے۔
وَوَصینا الانسان بوالدیه احسناً (احقاف۔۱۵)	اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا

احادیث

اَلصَّلٰوۃُ مِفۡتَاحُ کُلِّ خَیۡر	نماز تمام نیکیوں کی کنجی ہے۔
ذِکۡرُ اللّٰہِ شِفَاءُ الۡقُلُوۡب	ذکر اللہ دلی بیماریوں کی شفاء ہے
لَایَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ قَتَّاتٌ	چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔
اَلۡجَنَّۃُ تَحۡتَ اَقۡدَامِ الۡاُمَّهَاتِ	جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔
اَلۡمُسۡلِمُ مَنۡ سَلِمَ الۡمُسۡلِمُوۡنَ مِنۡ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ	مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔
خَیۡرُ کُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَهٗ	تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے
حُبُّ الدُّنۡیَا رَاۡسُ کُلِّ خَطِیۡئَۃٍ وَتَرۡکُ الدُّنۡیَا رَاۡسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ	دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے اور دنیا (کی محبت) کا ترک کرنا ہر عبادت کی جڑ ہے۔
طلب العلم فریضۃٌ علی کُلِّ مُسلم	علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

من قالَ لا اله الا الله خالصاً مُخلصا بها قلبه دخل الجنةمن قالَ لا اله الا الله خالصاً مُخلصا بها قلبه دخل الجنة	جس کسی نے سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔
لا يشكر الله مَن لا يشكر الناس	جولوگوں کاشکریہ ادانہیں کرتا وہ اللہ کاشکریہ بھی ادانہیں کرے گا۔
لَيس مِنّا مَن مَاتَ عَلٰی عصبيةٍ	وہ ہم میں سے نہیں ہے جوعصبیت پر مرے

فرامین مہدی علیہ السلام

حضرت امامنا میراں سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا

مَذهَبِ مَنْ کتابُ اللّٰہِ وَ اِتّبَاعِ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔است	میرا مذہب اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی پیروی ہے۔
خلق راسوئے توحید وعبادت دعوت می کنم	میں مخلوق کوتوحید اور (خدا کی) عبادت کی دعوت دیتا ہوں۔
اگر کسے رسم وعادت وبدعت کند اورا بہرۂ این جائی نرسد	اگر کوئی شخص رسم وعادت وبدعت (اختیار) کرے تو اُس کو یہاں کا بہرہ نہیں پہنچے گا۔
ذکر خدا تعالیٰ بکنید تا بینائی خدا تعالیٰ حاصل شود	خدا تعالیٰ کا ذکر کرو تا کہ خدا تعالیٰ کا دیدار حاصل ہو جائے۔
ہر چہ بے اختیار بندہ، بموافقت شرع می رسد، حلال است	جوکچھ انسان کے اختیار کے بغیر شریعت کے مطابق پہنچ جائے وہ حلال ہے۔
حلال طیب آنست کہ یکا یک بے گماں و بے اختیار برسد	حلال طیب وہ ہے کہ یکا یک بے گمان اور بے اختیار پہنچ جائے
مہدیؑ وقوم وی راہیچ جامقام نیست ومسکن نیست	حضرت مہدیؑ اور اُن کی قوم کوکسی جگہ پر مقام ومسکن نہیں ہے۔
بے دیانتی است کہ بغیر علم قرآن تفسیر کند	بے دیانت ہے کہ قرآن جانے بغیر تفسیر کرتا ہے۔
ہر کہ منتظر فتوح باشد او متوکل نیست	جوشخص فتوح کا منتظر ہو وہ متوکل نہیں ہے۔
کے راحرص زیادہ باشد او دوزخی باشد وکسے راکہ قناعت باشد او بہشتی است	جس کوحرص زیادہ ہوگی وہ دوزخی ہوگا اور جس کے لئے قناعت ہے وہ بہشتی ہے۔
کسے بے ادب وبے دیانت وبے شرم باشد ہرگز بہ خدائے تعالیٰ نرسد	جوشخص بے ادب، بے دیانت اور بے شرم ہے ہرگز خدا تعالیٰ کونہ پہنچے گا۔
بندے کا اُمّی، دوجے کے عالم پر فائق پڑے	بندے کا اُمّی دوسرے کے عالم پر فائق رہے گا۔
خدا کی خُدائی کوچھی نہیں، بندہ کی طلب کوں چھی نہیں	خدا کی خدائی کوحد نہیں، بندہ کی طلب کوحد نہیں
مَنْ تَرکَ لِلّٰہِ شیئاً فَھُوَ مُفلِحٌ	جوشخص اللہ کے لئے کوئی چیز چھوڑے گا فلاح پائے گا۔